صرف احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

خطبہ نمبر42

منگل 20۔اکتوبر 2015ء

روزنامہ

1913ء سے جاری شدہ

FR-10

الفضل

The ALFAZL Daily

ٹیلی فون نمبر 047-6213029

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

منگل 20۔اکتوبر 2015ء 6 محرم 1437 ہجری 20۔اخاء 1394 ہش جلد 65-100 نمبر 238

مغفرت کی طرف دوڑو

اور اپنے رب کی مغفرت اور اس جنت کی طرف دوڑو جس کی وسعت آسمانوں اور زمین پر محیط ہے۔ وہ متقیوں کے لئے تیار کی گئی ہے۔ (آل عمران:134)

اپنے رب کی مغفرت کی طرف ایک دوسرے سے آگے بڑھو اور اس جنت کی طرف بھی جس کی وسعت آسمان اور زمین کی وسعت کی طرح ہے جو ان لوگوں کے لئے تیار کی گئی ہے جو اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان لاتے ہیں۔ یہ اللہ کا فضل ہے وہ اس کو جسے چاہتا ہے دیتا ہے اور اللہ عظیم فضل والا ہے۔ (الحدید:22)

دنیا میں جماعت احمدیہ کی ترقیات کے نظارے اور رؤیا اور خوابوں کے ذریعے اللہ تعالیٰ کی راہنمائی کے ایمان افروز واقعات

جس قدر تم اپنی قوت یقین کو بڑھاؤ گے اسی قدر دل روشن ہوگا، تعلق باللہ بڑھاؤ

قرآن شریف کو بغور پڑھو، نماز کو سنوار کر ادا کرو۔ نماز کا اصل مغز اور روح تو دعا ہی ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 16/اکتوبر 2015ء بمقام بیت العافیت فرینکفرٹ جرمنی کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 16/اکتوبر 2015ء کو بیت العافیت فرینکفرٹ جرمنی میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو کہ مختلف زبانوں میں تراجم کے ساتھ ایم ٹی اے انٹرنیشنل پر براہ راست نشر کیا گیا۔ حضور انور نے فرمایا کہ گزشتہ دنوں میں ہالینڈ میں تھا، وہاں ایک جرنلسٹ مجھ سے کہنے لگے کہ کیا جماعت احمدیہ دنیا میں سب سے زیادہ بڑھنے والی جماعت ہے۔ میں نے ان سے کہا کہ اگر بین الاقوامی حیثیت سے دیکھیں تو یقیناً جماعت احمدیہ دنیا میں سب سے زیادہ ترقی کرنے والی جماعت ہے۔ ہندوستان کے ایک چھوٹے سے گاؤں سے اٹھنے والی آواز آج دنیا کے ہر شہر اور ہر گاؤں میں گونج رہی ہے۔ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ ایک وقت آئے گا کہ جماعت احمدیہ دنیا میں جانی جائے گی اور اس کا پھیلاؤ اللہ تعالیٰ کی تائیدات کا نشان ہوگا، اللہ تعالیٰ نے چاہا ہے کہ اس سلسلے کو پھیلائے۔ آہستہ آہستہ اللہ تعالیٰ اس سلسلے کو ایسا پھیلا دے گا کہ یہ سب پر غالب ہوں گے۔ پھر فرمایا کہ موجودہ ابتلاء سب دور ہو جائیں گے۔ جتنی جلدی ہماری جماعت ترقی کر رہی ہے۔ یہ خدا تعالیٰ کا نشان اور اعجاز ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ ہر احمدی اس ایمان اور یقین پر قائم ہے کہ جس طرح اللہ تعالیٰ نے 125 سال پہلے ایک چھوٹے سے دور دراز علاقے سے اٹھنے والی آواز کو دنیا کے کونے کونے میں پھیلا دیا بلکہ مخلصین کی جماعتیں بھی قائم فرماتا چلا جا رہا ہے جو حضرت مسیح موعود سے اخلاص و وفا اور ایمان میں بڑھ رہی ہیں تو وہ خدا اپنے فضل سے آپ کی یہ بات بھی پوری فرمائے گا کہ ابتلاء دور ہو جائیں گے اور یہ سلسلہ سب پر غالب ہوگا۔ حضور انور نے فرمایا کہ آجکل ہم اس دور میں سے گزر رہے ہیں جب یہ سلسلہ پھیل رہا ہے اور یہ تدریجی ترقی دنیا کو نظر بھی آ رہی ہے۔ گو ابتلاء بھی ساتھ ساتھ چل رہے ہیں مگر ہر ابتلاء پہلے سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کی تائیدات اور جلوے دکھاتا ہے۔ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ آج کل خواب اور رؤیا بہت ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ لوگوں کو خوابوں کے ذریعے سچائی کی اطلاع دے۔ حضور انور نے فرمایا کہ جو راہنمائی اللہ تعالیٰ کی رؤیا اور خوابوں کے ذریعے ہو رہی ہے اس کا دلوں کو کھولنے میں بہت بڑا حصہ ہے۔ حضور انور نے ایسے لوگوں کے واقعات بیان فرمائے جن کی خوابوں کے ذریعے اللہ تعالیٰ نے راہنمائی فرمائی۔

فرمایا حضرت مسیح موعود جماعت میں شامل ہونے والوں کے بارے میں فرمایا کرتے تھے کہ ہماری جماعت کو ہی دیکھ لو کہ یہ سب کی سب ہمارے مخالفوں سے ہی نکل کر بنی ہے اور ہر روز جو بیعت کرتے ہیں یہ انہی میں سے آتے ہیں۔ ان میں صلاحیت اور سعادت نہ ہوتو یہ کس طرح نکل کر آتے۔ بہت سے خطوط ایسے بیعت کرنے والوں کے آتے ہیں کہ پہلے میں گالیاں دیا کرتا تھا مگر اب میں توبہ کرتا ہوں، مجھے معاف کیا جاوے۔ حضور انور نے فرمایا کہ آج بھی بہت سے ایسے لوگ ہیں جن کے پہلے یہی مخالفت کے رویے تھے لیکن اب اخلاص میں بڑھتے چلے جا رہے ہیں، پہلے بیعت کی اور پھر اخلاص و وفا میں بڑھے۔ پس یہ اللہ تعالیٰ کے کام ہیں جو وہ کر رہا ہے اور جماعت یہ نشانات دیکھ رہی ہے اور یقیناً یہ ایمان افروز واقعات ہمارے ایمانوں کو مزید مضبوط کرتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ یہ سلسلہ خدا کی طرف سے ہے۔ اگر یہ انسانی منصوبہ ہوتا تو اب تک انسانی تدابیر اور انسانی مقابلے اس کو نیست و نابود کر چکے ہوتے۔ مخالفین کے درمیان اس کا بڑھنا اور ترقی کرنا ہی اس کے خدا تعالیٰ کی طرف سے ہونے کا ثبوت ہے۔ پس جس قدر تم اپنی قوت یقین کو بڑھاؤ گے اسی قدر دل روشن ہوگا۔

حضور انور نے فرمایا کہ بعض بیعت کرنے والے لکھتے ہیں کہ بیعت کرنے کے بعد ان کی روحانی حالت یکسر بدل گئی ہے۔ گھروں میں امن اور سکون پیدا ہو گیا ہے۔ دیکھیں کہ نئے شامل ہونے والے کس طرح اپنے اندر تبدیلیاں پیدا کر رہے ہیں۔ فرمایا کہ یہی حالت ہم سب میں بھی پیدا ہونی چاہئے۔ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ قرآن شریف کو پڑھو اور خدا سے کبھی ناامید نہ ہوں۔ ہمارا خدا ہر چیز پر کامل قدرت رکھنے والا ہے۔ اپنی نمازوں کو سنوار کر پڑھو اور اس کا مطلب بھی سمجھو۔ نماز میں دعا مسنونہ کے علاوہ اپنی زبان میں بھی دعائیں کرو۔ نماز کا اصل مغز اور روح تو دعا ہی ہے۔ حضور انور نے سورۃ فاتحہ کا ترجمہ اور وضاحت کر کے فرمایا کہ اسی طرح باقی نماز کو بھی سمجھ سمجھ کر پڑھو۔ نماز پڑھنے کے آداب کو ملحوظ رکھو، صرف حرف رٹ لینے سے کچھ فائدہ نہیں۔ فرمایا کہ عقیدہ بھی یہی رکھو کہ خدا تعالیٰ کا کوئی ثانی نہیں اور اپنے عمل سے بھی ثابت کر کے دکھاؤ۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو توفیق عطا فرمائے کہ ہم خدا تعالیٰ سے اپنے تعلق کو مضبوط کرنے والے ہوں۔ حضرت مسیح موعود کی آمد کے مقصد کو سمجھنے والے ہوں اور جماعت کا ایک فعال اور مضبوط حصہ بنیں اور دین حق کی تعلیم کو دنیا میں پھیلانے والے ہوں۔ آمین

سچائی کی روح

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں۔

رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیا میں آ کر کوئی توپیں اور مشین گنیں ایجاد نہیں کی تھیں، بینک جاری نہیں کئے تھے یا صنعت وحرفت کی مشینیں ایجاد نہیں کی تھیں۔ پھر وہ کیا چیز تھی جو آپ نے دنیا کو دی اور جس کی حفاظت آپ کے ماننے والوں کے ذمہ تھی۔ وہ سچائی کی روح اور اخلاقِ فاضلہ تھے۔ یہ پہلے مفقود تھی۔ آپ نے پہلے اُسے کمایا اور پھر یہ خزانہ دنیا کو دیا۔ اور صحابہ اور اُن کی اولادوں اور پھر اُن کی اولادوں کے ذمہ یہی کام تھا کہ ان چیزوں کی حفاظت کریں۔

(روزنامہ الفضل 15 جنوری 2014ء)

☆........................☆........................☆

مریم شادی فنڈ

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے اپنی زندگی میں جو آخری مالی تحریک فرمائی وہ مریم شادی فنڈ ہے۔ مورخہ 28 فروری 2003ء کے خطبہ جمعہ میں اس تحریک کا اعلان کرتے ہوئے آپ نے فرمایا:۔

''اس فنڈ کا نام مریم شادی فنڈ رکھ دیتا ہوں امید ہے کہ اب یہ فنڈ کبھی ختم نہیں ہوگا اور ہمیشہ غریب بچیوں کو عزت کے ساتھ رخصت کیا جا سکے گا۔'' (الفضل 6 مئی 2003ء)

احباب جماعت کو حضور کی اس تحریک میں خدا تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق سے ضرور حصہ لینا چاہئے اور اپنی شادیوں کے مواقع پر اس تحریک میں بھی ادائیگی کرنی چاہئے تاکہ مستحق، بے سہارا اور یتیم بچیاں بھی عزت کے ساتھ رخصت ہو سکیں نیز ایسے افراد جنہیں اللہ تعالیٰ نے مالی فراخی عطا فرمائی ہے وہ شکرانے کے طور پر اپنی استطاعت کے مطابق ضرور اس بابرکت تحریک میں شامل ہونے کی کوشش کریں۔ جزاکم اللہ (ناظر اعلیٰ)

☆........................☆........................☆

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ .... مطبع: ضیاء الاسلام پریس .... مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ .... قیمت 5 روپے

خطبہ جمعہ

مجھے سینکڑوں خط آتے ہیں جن میں اس بات کا اظہار ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم میں اور ہماری اولادوں میں تقویٰ پیدا کرے۔ یہ تبدیلی یقیناً حضرت مسیح موعود کو ماننے اور اپنا عہد بیعت نبھانے کے احساس کی وجہ سے ہے۔ اس خواہش نے اور اللہ تعالیٰ سے تعلق اور اس کی خشیت اور خوف نے انہیں دنیا کی چیزوں سے بے پرواہ تو کیا ہے لیکن دنیا کی نعمتوں سے وہ محروم نہیں رہے۔ اللہ تعالیٰ انبیاء کو بھی اپنی نعمتوں سے نوازتا ہے اور ان کے حقیقی ماننے والوں اور تعلیم پر چلنے والوں کو بھی ان دنیاوی نعمتوں سے نوازتا ہے۔ بعض دفعہ بعض عارضی تنگیاں ہوتی ہیں لیکن پھر اللہ تعالیٰ کے فضل ہوتے ہیں اور حالات بہتر ہو جاتے ہیں

آج اس زمانے میں اس مضمون کا حقیقی ادراک ہم احمدیوں کو ہے جن کے سامنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ بھی ہے اور آپؐ کے غلامِ صادق کا زمانہ اور اسوہ بھی ہے

حضرت اقدس مسیح موعود کی حیات طیبہ سے اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے ایمان افروز واقعات کا تذکرہ

کیا وہ زمانہ تھا کہ ایک مہمان آتا تھا تو آپ اپنا کھانا اسے دے دیتے تھے اور خود فاقہ کرتے تھے اور کہاں آج کہ دنیا کے مختلف ممالک میں ہزاروں لوگ آپ کے دسترخوان سے کھانا کھا رہے ہیں اور یہ بھی انتہا نہیں ہے۔ ابھی تو ان لنگروں نے دنیا کے مختلف ممالک میں پھیلنا ہے۔ انشاء اللہ۔ لاکھوں لوگوں نے، کروڑوں لوگوں نے آپ کے دسترخوان سے کھانا کھانا ہے۔ اسی طرح لاکھوں اور کروڑوں نے آپ کو ماننے کے بعد تقویٰ میں بھی بڑھنا ہے

ایک لنگر کے نظام کو ہی اگر کوئی غور کرنے والا دیکھ لے اور حضرت مسیح موعود کے ابتدائی حالات کو، زمانے کو سامنے رکھے تو یہی آپ کی صداقت کا ایک نشان بن جاتا ہے

حضرت مسیح موعود کا نمونہ ہمیں اس طرف توجہ دلاتا ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کو جب استعمال کریں تو اس کا شکر کریں۔ ایک تو اس کی تسبیح کریں تو ساتھ ہی دین کی حالت کے درد کو بھی محسوس کریں۔ اس کے لئے کوشش کریں کہ کس طرح ہم نے اشاعت دین میں حصہ ڈالنا ہے

جب انسان کھانا کھاتے ہوئے بِسْمِ اللّٰہ پڑھتا ہے۔ کھانا ختم کر کے اَلْحَمْدُ لِلّٰہ پڑھتا ہے۔ کپڑا پہنتے ہوئے دعا کرتا ہے، اللہ کو یاد رکھتا ہے تو یہ چیزیں جو انسان خود کر رہا ہوتا ہے اصل میں یہی تسبیح ہے جو ان چیزوں کی طرف سے ہو رہی ہوتی ہے

اس زمانے میں اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود کو دین پر حملہ کرنے والوں کے منہ بند کرنے کے لئے اور دین کی خوبصورتی ظاہر کرنے کے لئے بھیجا ہے

حضرت مسیح موعود کا جو علم کلام ہے اسی سے ہم ان لوگوں کا منہ بند کر سکتے ہیں جو آج بھی دین پر اعتراض کرتے ہیں۔ اس لئے اس طرف ہمیں توجہ دینی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ اپنے دین کی تائید میں خود ہی نشانات بھی دکھاتا ہے اور دلائل بھی بتاتا ہے

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی پھوپھی مکرمہ صاحبزادی امۃ الباری صاحبہ اہلیہ مکرم نواب عباس احمد خان صاحب مرحوم کی وفات۔ مرحومہ کا ذکر خیر اور نماز جنازہ غائب

خطبہ جمعہ سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 4 ستمبر 2015ء بمطابق 4 تبوک 1394 ہجری شمسی بمقام بیت الفتوح مورڈن

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

ایک دنیا دار شخص کو جب یہ کہا جائے کہ اگر کسی میں حقیقی تقویٰ پیدا ہو جائے تو اسے دنیا جہان کی سب نعمتیں مل جاتی ہیں تو وہ یقیناً یہ کہے گا کہ یہ سب فضول باتیں ہیں اور مذہب کے نام پر اپنے اردگرد لوگوں کو جمع کرنے کے لئے لوگ یہ باتیں کرتے ہیں۔ ہاں یہ بھی ٹھیک ہے کہ آجکل مذہب کے نام پر بعض لوگ ایسی باتیں کرتے ہیں اور ان کے ذاتی مفاد ہوتے ہیں لیکن نہ تو ان میں خود تقویٰ ہوتا ہے اور نہ ہی ان کے پیچھے چلنے والوں میں تقویٰ ہوتا ہے۔ لیکن اس کے مقابلے پر ہم دیکھتے ہیں کہ انبیاء اور ان کی جماعتیں، حقیقی تعلیم پر چلنے والے یہ لوگ تقویٰ کا ادراک رکھتے ہیں۔ اس دنیا میں رہتے ہوئے دنیا کے کاروباروں میں لگے ہونے کے باوجود تقویٰ کی تلاش کرتے ہیں اور تقویٰ پر چلتے ہیں۔

مجھے سینکڑوں خط آتے ہیں جن میں اس بات کا اظہار ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم میں اور ہماری اولادوں میں تقویٰ پیدا کرے۔ یہ تبدیلی یقیناً حضرت مسیح موعود کو ماننے اور اپنا عہد بیعت نبھانے کے احساس کی وجہ سے ہے۔ اس خواہش نے اور اللہ تعالیٰ سے تعلق اور اس کی خشیت اور خوف نے انہیں دنیا کی چیزوں سے بے پرواہ تو کیا ہے لیکن دنیا کی نعمتوں سے وہ محروم نہیں رہے۔ اللہ تعالیٰ انبیاء کو بھی اپنی نعمتوں سے نوازتا ہے اور ان کے حقیقی ماننے والوں اور تعلیم پر چلنے والوں کو بھی ان دنیاوی نعمتوں سے نوازتا ہے۔ بعض دفعہ بعض عارضی تنگیاں ہوتی ہیں لیکن پھر اللہ تعالیٰ کے فضل ہوتے ہیں اور حالات بہتر ہو جاتے ہیں۔ اسی طرح متقی میں قناعت بھی ہوتی ہے اور قناعت کی وجہ سے وہ معمولی تنگیوں کو برداشت بھی کرتا ہے اور پھر اللہ تعالیٰ کے جو فضل ہوتے ہیں، جو نعمت ملتی ہے اس پہ اظہار بھی کرتا ہے۔ پھر جو اللہ تعالیٰ اس کو دیتا ہے اس کے تھوڑے پر بھی متقی کو خدا تعالیٰ کے شکر کی عادت پیدا ہوتی ہے اور جب خدا تعالیٰ کے شکر کی عادت پیدا ہو جائے تو پھر اللہ تعالیٰ مزید فضل فرماتا ہے اور انہی فضلوں کو دیکھتے ہوئے ایک حقیقی مومن پھر قربانیوں کے لئے تیار بھی رہتا ہے اور کرتا بھی ہے۔ آج اس زمانے میں اس مضمون کا حقیقی ادراک ہم احمدیوں کو ہے جن کے سامنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ بھی ہے اور آپؐ کے غلامِ صادق کا زمانہ اور اسوہ بھی ہے۔

حضرت مصلح موعود اس بات کو بیان کرتے ہوئے ایک جگہ فرماتے ہیں کہ:

’’دیکھو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے لوگوں نے سب کچھ چھین لیا اور اسی طرح صحابہ رضوان

اللہ علیہم سے بھی چھین لیا مگر خدا تعالیٰ کے مقابلے میں انہوں نے کسی بات کی پرواہ نہ کی۔ آخر خدا تعالیٰ نے ان کو سب کچھ دیا۔ اسی طرح حضرت مسیح موعود نے بھی خدا تعالیٰ کے لئے سب کچھ چھوڑا اور باوجود اس کے کہ اپنے خاندان میں (جائیداد کے) نصف حصے کے مالک تھے آپ کی بھاوج جنہیں خدا تعالیٰ نے بعد میں احمدی ہونے کی توفیق دی، سمجھتی تھیں کہ آپ مفت خورے ہیں۔ (اور بڑی تنگیاں ہوتی تھیں) مگر (پھر بھی) خدا تعالیٰ نے آپ کو سب کچھ دیا۔ اس حالت کا نقشہ حضرت مسیح موعود نے اپنے ایک شعر میں اس طرح کھینچا ہے کہ

لفاظات الموائد کان اکلی وصرت الیوم مطعام الاھالی

کہ ایک زمانہ تھا جب میں دوسروں کے ٹکڑوں پر بسر اوقات کرتا تھا مگر اب خدا نے مجھے یہ توفیق دی ہے کہ ہزاروں لوگ میرے دسترخوان پر کھانا کھاتے ہیں۔''

(ماخوذ از خطبہ جمعہ فرمودہ 17 فروری 1928ء)

آج ہم احمدیوں کا ایمان یقیناً اس بات سے بڑھتا ہے جب ہم آپ کے ابتدائی زمانے اور بعد کے زمانے کو دیکھتے ہیں۔ اس حالت کا مزید نقشہ کھینچتے ہوئے ایک جگہ حضرت مصلح موعود نے اس طرح بھی بیان فرمایا کہ:

''حضرت مسیح موعود جب پیدا ہوئے تو آپ کے ماں باپ نے آپ کی پیدائش پر خوشی کی ہوگی مگر جب آپ کی عمر بڑی ہوگئی اور آپ کے اندر دنیا سے بے رغبتی پیدا ہوگئی تو آپ کے والد آپ کی اس حالت کو دیکھ کر آہیں بھرا کرتے تھے کہ ہمارا بیٹا کسی کام کے قابل نہیں۔

حضرت مصلح موعود نے ایک واقعہ سنایا۔ اس کا پہلے بھی میں ذکر کر چکا ہوں کہ ایک سکھ نے آپ کو بتایا تھا کہ ہم دو بھائی تھے۔ حضرت مرزا غلام مرتضیٰ صاحب کے پاس جایا کرتے تھے۔ ایک دفعہ انہوں نے ہمارے والد صاحب سے حضرت مسیح موعود کے بارے میں کہا کہ ان کے پاس آپ جاتے آتے رہتے ہیں انہیں سمجھائیں۔ تو یہ کہتے ہیں کہ جب میں مرزا غلام احمد صاحب کے پاس گیا اور ان کو کہا کہ آپ کے والد صاحب کو اس خیال سے بہت دکھ ہوتا ہے کہ ان کا چھوٹا لڑکا اپنے بڑے بھائی کی روٹیوں پر پلے گا، (کوئی کام نہیں کرتا)۔ اسے کہو کہ میری زندگی میں کوئی کام کر لے اور میں کوشش کر رہا ہوں کہ اچھی نوکری مل جائے۔ حضرت مسیح موعود کے والد صاحب نے کہا کہ میں اگر مر گیا تو پھر سارے ذرائع بند ہو جائیں گے۔ حضرت مصلح موعود کہتے ہیں کہ اس سکھ نے بتایا کہ جب ہم حضرت مرزا غلام احمد صاحب کے پاس گئے اور آپ کے والد صاحب کے خیال کا اظہار آپ کے سامنے کیا کہ آپ کی حالت دیکھ کے انہیں بہت دکھ ہوتا ہے اور یہ بھی کہ حضرت مرزا غلام مرتضیٰ صاحب نے کہا کہ اگر میں مر گیا تو غلام احمد کا کیا بنے گا؟ تو یہ کہتے ہیں کہ انہوں نے حضرت مسیح موعود کو کہا کہ آپ اپنے والد کی بات کیوں نہیں مان لیتے؟ اس وقت حضرت مسیح موعود کے والد کپورتھلہ کی ریاست میں کوشش کر رہے تھے اور کپورتھلے کی ریاست نے آپ کو ریاست کا افسر تعلیم مقرر کرنے کا فیصلہ کر لیا تھا۔ افسر تعلیم مقرر کرنے کی ایک آفر بھی آگئی تھی۔ وہ سکھ کہنے لگے کہ جب ہم نے یہ بات کہی کہ آپ اپنے والد صاحب کی بات کیوں نہیں مانتے تو حضرت مسیح موعود نے جواب دیا کہ میرے والد صاحب تو یونہی غم کرتے رہتے ہیں، انہیں میرے مستقبل کی کیوں فکر ہے۔ میں نے تو جس کی نوکری کرنی تھی کر لی ہے۔ کہتے ہیں ہم واپس آگئے اور مرزا غلام مرتضیٰ صاحب سے آکر یہ ساری بات کہہ دی۔ مرزا صاحب نے کہا کہ اگر اس نے یہ بات کہی ہے تو ٹھیک کہا ہے کیونکہ وہ جھوٹ نہیں بولا کرتا۔

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ یہ حضرت مسیح موعود کی ابتدا تھی اور پھر ابھی انتہا نہیں ہوئی لیکن جو عارضی انتہا نظر آتی ہے وہ یہ ہے کہ آپ کی وفات کے وقت ہزاروں ہزار آدمی آپ پر قربان ہونے والا موجود تھا اور پھر اس شعر کا ذکر کیا جو پہلے بھی میں نے پڑھا ہے کہ

لفاظات الموائد کان اکلی وصرت الیوم مطعام الاھالی

کہ ایک ایسا زمانہ تھا جب بچے ہوئے ٹکڑے مجھے ملا کرتے تھے اور آج میرا یہ حال ہے کہ میں سینکڑوں خاندانوں کو پال رہا ہوں۔

حضرت مصلح موعود کہتے ہیں کہ آپ کی ابتدا کتنی چھوٹی تھی مگر آپ کی انتہا ایسی ہوئی کہ علاوہ ان لوگوں کے جو خدمت کرتے تھے لنگر میں روزانہ دو اڑھائی سو آدمی کھانا کھاتے تھے۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ آپ اپنے والد کی جائیداد میں اپنے بھائی کے برابر کے شریک تھے لیکن زمینداروں میں یہ عام دستور ہے، اس زمانے میں یہ زیادہ تھا کہ جو کام کرے وہ تو جائیداد میں شریک سمجھا جاتا تھا اور جو کام نہیں کرتا وہ جائیداد میں شریک نہیں سمجھا جاتا تھا۔ لوگ عموماً کہہ دیتے ہیں کہ جو کام نہیں کرتا اس کا جائیداد میں کیا حصہ ہو سکتا ہے۔ شروع زمانے میں حضرت مسیح موعود کے پاس جب کوئی ملاقاتی آتا اور اپنی بھاوجہ کو کھانے کے لئے کہلا بھیجتے تو وہ آگے سے کہہ دیتیں کہ وہ یونہی کھا پی رہا ہے۔ کام کاج تو کوئی کرتا نہیں۔ اس پر آپ اپنا کھانا اس مہمان کو کھلا دیتے اور خود فاقہ کر لیتے یا تھوڑے سے چنے چبا کر گزارا کر لیتے۔ حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ خدا کی قدرت ہے وہی بھاوجہ جو اس وقت آپ کو حقارت کی نگاہ سے دیکھتی تھی بعد میں میرے ہاتھ پر احمدیت میں داخل ہوئیں۔ غرض اللہ تعالیٰ کی طرف سے جب کوئی کام شروع کیا جاتا ہے تو اس کی ابتدا بڑی نظر نہیں آیا کرتی لیکن اس کی انتہا پر دنیا حیران ہو جاتی ہے۔'' (ماخوذ از تفسیر کبیر جلد 7 صفحہ 101-102)

آج بھی ہم دیکھتے ہیں کہ قادیان ہی نہیں بلکہ قادیان سے باہر بھی دنیا کے کئی ممالک میں آپ کا لنگر چل رہا ہے۔ اُس وقت تو شاید دو تین تنوروں پر روٹی پکتی ہو اور لنگر چل رہا تھا اور آج ہم دیکھتے ہیں کہ آپ کے **لنگروں میں روٹی کے پلانٹ لگے ہوئے ہیں۔ قادیان میں بھی، ربوہ میں اور یہاں لنگر میں بھی لاکھوں روٹیاں ایک وقت میں پکتی ہیں۔** اللہ کے فضل سے یہاں جلسہ پر جو انتظامات ہیں ان میں بڑا وسیع لنگر کا انتظام ہے۔ جیسا کہ میں پہلے پچھلے جمعہ ذکر کر چکا ہوں، اس دفعہ بہت سارے جرنلسٹ بھی آئے ہوئے تھے۔ اخباری نمائندے آئے ہوئے تھے۔ وہ لنگر کے انتظام کو دیکھ کے، کھانا پکتے دیکھ کے، روٹی پلانٹ کو دیکھ کے بڑے متاثر ہوئے ہیں۔ مشین کی روٹی ساروں کو پسند آئی۔ ایک جرنلسٹ جو دیکھ رہے تھے انہوں نے وہاں کھڑے کھڑے کھانے کی خواہش کی۔ انہیں روٹی دی گئی تو ان کو بڑی پسند آئی اور کھا گئے۔ پھر انہوں نے کہا اور کھا سکتا ہوں؟ تو احمدی نے جو اُن کے ساتھ تھے کہا کہ بیشک کھائیں، جتنی مرضی کھائیں کیونکہ یہ مسیح کا لنگر ہے یہاں کوئی کمی نہیں ہے۔

پس کیا وہ زمانہ تھا کہ ایک مہمان آتا تھا تو آپ اپنا کھانا اسے دے دیتے تھے اور خود فاقہ کرتے تھے اور کہاں آج کہ دنیا کے مختلف ممالک میں ہزاروں لوگ آپ کے دسترخوان سے کھانا کھا رہے ہیں اور یہ بھی انتہا نہیں ہے۔ **ابھی تو ان لنگروں نے دنیا کے مختلف ممالک میں پھیلنا ہے۔ انشاء اللہ۔ لاکھوں لوگوں نے، کروڑوں لوگوں نے آپ کے دسترخوان سے کھانا کھانا ہے۔** اسی طرح لاکھوں اور کروڑوں نے آپ کو ماننے کے بعد تقویٰ میں بھی بڑھنا ہے۔

آج ہمیں دنیا کمانے والے احمدیوں میں قربانی کے جو معیار نظر آتے ہیں یہ بھی کوئی انتہا نہیں ہے۔ اس میں بھی انشاء اللہ تعالیٰ اضافہ ہوتا چلا جانا ہے۔ پس اگر کوئی غور کرنے والا ایک لنگر کے نظام کو ہی دیکھ لے اور حضرت مسیح موعود کے ابتدائی حالات کو، زمانے کو سامنے رکھے تو یہی آپ کی صداقت کا ایک نشان بن جاتا ہے۔ بہت بڑا نشان ہے اور ہمارے ایمانوں میں تو یقیناً یہ اضافے کا باعث بنتا ہے اور پھر ہم دیکھتے ہیں کہ اگر اس سارے نظام کو چلانے کے لئے مالی قربانی کی روح افراد جماعت میں پیدا ہوئی ہے تو یہ بھی اسی تقویٰ کا نتیجہ ہے جو حضرت مسیح موعود سے جُڑ کر ہم میں پیدا ہوا۔ اللہ تعالیٰ ہم میں سے ہر ایک کو حقیقی تقویٰ پیدا کرنے کی طرف مزید توجہ پیدا کرنے کی توفیق دے۔

حضرت مصلح موعود حضرت مسیح موعود کی سیرت کے مختلف پہلوؤں اور بعض واقعات پر روشنی ڈالتے ہیں، ان کو بیان کرتے ہیں اور جس طرح بیان کرتے ہیں اور بعض دفعہ آپ جو نتیجہ اخذ کرتے ہیں وہ بھی آپ کا ایک خاصہ ہے۔ ایک عام آدمی کسی واقعے کی ظاہری حالت سے لطف تو اٹھا سکتا ہے اور لطف اٹھا کر گزر جاتا ہے لیکن حضرت مصلح موعود اس میں سے جس طرح بڑے باریک نکات نکالتے ہیں وہ بھی ہمارے ایمان میں زیادتی کا باعث بنتا ہے اور معرفت میں ترقی ہوتی ہے۔

حضرت مسیح موعود کے کھانے کے انداز اور ڈھنگ کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مصلح موعود فرماتے

ہیں کہ:

حضرت مسیح موعود کے کھانے کا ڈھنگ بالکل نرالا تھا۔ میں نے کسی اور کو اس طرح کھاتے نہیں دیکھا۔ آپ پھلکے سے پہلے ایک ٹکڑا علیحدہ کرتے (یعنی باریک روٹی، چپاتی جو ہوتی ہے)۔ پھر لقمہ بنانے سے پہلے آپ انگلیوں سے اس کے ریزے بناتے جاتے اور منہ سے سبحان اللہ سبحان اللہ کہتے جاتے اور پھر ان میں سے ایک چھوٹا سا ریزہ لے کر سالن سے چھو کر منہ میں ڈالتے۔ یہ آپ کی عادت ایسی بڑھی ہوئی تھی کہ دیکھنے والے تعجب کرتے اور بعض لوگ تو خیال کرتے کہ شاید آپ روٹی میں سے حلال ذرّے تلاش کر رہے ہیں۔ لیکن دراصل اس کی وجہ یہی جذبہ ہوتا تھا کہ ہم کھانا کھا رہے ہیں اور خدا کا دین مصائب سے تڑپ رہا ہے۔ ہر لقمہ آپ کے گلے میں پھنستا تھا اور سبحان اللہ سبحان اللہ کہہ کر آپ گویا اللہ تعالیٰ کے حضور معذرت کرتے تھے کہ تو نے یہ چیز (یعنی کھانا کھانا) ہمارے ساتھ لگا دی ہے (اور خوراک انسان کی ضرورت ہے)۔ ورنہ دین کی مصیبت کے وقت ہمارے لئے یہ ہرگز جائز نہ تھا۔ حضرت مصلح موعود کہتے ہیں وہ غذا بھی (جو آپ کی تھی) ایک مجاہدہ معلوم ہوتا تھا۔ یہ ایک لڑائی ہوتی تھی ان لطیف اور نفیس جذبات کے درمیان جو (دین) اور دین کی تائید کے لئے اٹھ رہے ہوتے تھے اور ان مطالبات کے درمیان جو خدا تعالیٰ کی طرف سے قانون قدرت کے پورا کرنے کے لئے قائم کئے گئے تھے۔" (ماخوذ از خطبہ جمعہ فرمودہ یکم مئی 1936ء)

یعنی جو جذبات دین کی تائید کے لئے آپ کے دل میں تھے ان کے درمیان اور جو انسانی ضروریات ہیں، کھانا کھانا انسان کی ضرورت ہے، پینا انسان کی ضرورت ہے، ان کے درمیان ایک لڑائی چل رہی ہوتی تھی۔ آپ کا کھانا کھانا بھی ایک مجبوری تھی۔ اصل فکر آپ کو دین کی تائید کی تھی، (دین) کی ترقی کی تھی۔

پس حضرت مسیح موعود کا نمونہ ہمیں اس طرف توجہ دلاتا ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کو جب استعمال کریں تو اس کا شکر کریں۔ ایک تو اس کی تسبیح کریں تو ساتھ ہی دین کی حالت کے درد کو بھی محسوس کریں۔ اس کے لئے کوشش کریں کہ کس طرح ہم نے اشاعت دین اور (دعوت الی اللہ) میں حصہ ڈالنا ہے۔ پھر کھانے کے اس انداز سے جو حضرت مسیح موعود کا تھا تسبیح کے مضمون کی مزید وضاحت فرمائی اور قرآن کریم کے اس حصہ آیت سے کہ یُسَبِّحُ لِلّٰهِ......(التغابن:2)۔ زمین و آسمان کی ہر چیز خدا تعالیٰ کی تسبیح کرتی ہے۔ حضرت مصلح موعود نے یہ نکتہ نکالا ہے۔ فرماتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود جب کھانا کھایا کرتے تھے جیسا کہ پہلے بھی ذکر آیا ہے کہ بمشکل ایک پھلکا آپ کھاتے تھے اور جب اٹھتے تو روٹی کے ٹکڑوں کا بہت سا چورا آپ کے سامنے سے نکلتا۔ آپ کی عادت تھی جس طرح پہلے بتایا کہ روٹی کے ٹکڑے کرتے جاتے پھر کوئی ٹکڑا اٹھا کر منہ میں ڈال لیتے اور باقی ٹکڑے دسترخوان پر رکھے رہتے۔ فرماتے ہیں کہ معلوم نہیں حضرت مسیح موعود ایسا کیوں کرتے تھے مگر کئی دوست کہا کرتے تھے کہ حضرت صاحب یہ تلاش کرتے ہیں کہ ان روٹی کے ٹکڑوں میں سے کون سا تسبیح کرنے والا ہے اور کون سا نہیں۔ حضرت مسیح موعود سے اس قسم کی بات سنی مجھے اس وقت یاد نہیں مگر یہ یاد ہے کہ لوگ یہی کہا کرتے تھے۔ پس اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یُسَبِّحُ لِلّٰهِ ...... کہ زمین و آسمان میں سے تسبیحوں کی آواز اٹھ رہی ہے۔ اب کیوں اللہ تعالیٰ یہ فرماتا ہے کہ زمین و آسمان کی ہر چیز تسبیح کر رہی ہے جبکہ ہم اس تسبیح کی آواز کو سن ہی نہیں سکتے۔ اور جس چیز کو ہم سن نہیں سکتے اس کے بتانے کی ہمیں ضرورت کوئی نہیں تھی کہ کر رہی ہے۔ جس کو ہم سن نہیں سکتے تو ہمیں کیا پتا۔ اس لئے اللہ تعالیٰ کے بتانے کا مقصد کیا تھا۔ کیا قرآن کریم میں کہیں یہ لکھا ہے کہ جنت میں فلاں شخص مثلاً عبدالرشید نامی دس ہزار سال سے بیٹھا ہوا ہے۔ چونکہ ہمارے لئے اس کے ذکر سے کوئی فائدہ نہیں تھا اس لئے اللہ تعالیٰ نے ہمیں ایسی باتیں نہیں بتائیں۔ پھر جب اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یُسَبِّحُ لِلّٰهِ ...... کہ زمین و آسمان کی ہر چیز تسبیح کر رہی ہے تو اس کا یہی مطلب ہو سکتا ہے کہ اے لوگو تم اس تسبیح کو سنو۔ جب ہم کہتے ہیں کہ چاند نکل آیا تو اس کا مطلب یہ ہوا کرتا ہے کہ لوگ آئیں اور دیکھیں یا جب ہم کہتے ہیں کہ فلاں شخص گا رہا ہے تو اس کا یہ مطلب ہے کہ چلو اور اس کا راگ سنو۔ اسی طرح جب خدا تعالیٰ کہتا ہے کہ یُسَبِّحُ لِلّٰهِ ...... کہ زمین و آسمان کی ہر چیز تسبیح کر رہی ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ تم اس تسبیح کو سنو۔ پس معلوم ہوا کہ یہ تسبیح ایسی ہے جسے ہم سن بھی سکتے ہیں۔ ایک سننا تو ادنیٰ درجے کا ہے اور ایک اعلیٰ درجے کا۔ مگر اعلیٰ درجے کا سننا انہی لوگوں کو میسر آ سکتا ہے جن کے ویسے ہی کان اور آنکھیں ہوں۔ اسی لئے مومن کو یہ کہا جاتا ہے کہ جب وہ کھانا شروع کرے تو بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کہے۔ کھانا ختم کرے تو اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ کہے۔ کپڑا پہنے یا کوئی اور نظارہ دیکھے تو اسی کے مطابق تسبیح کرے۔ گویا مومن کا تسبیح کرنا کیا ہے؟ وہ ان چیزوں کی تسبیح کی تصدیق کرنا ہے۔ وہ کپڑے کی تسبیح اور کھانے کی تسبیح اور دوسری چیزوں کی تسبیح کی تصدیق کرتا ہے۔ جب انسان کھانا کھاتے ہوئے بِسْمِ اللّٰهِ پڑھتا ہے۔ کھانا ختم کر کے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ پڑھتا ہے۔ کپڑا پہنتے ہوئے دعا کرتا ہے اور اللہ کو یاد رکھتا ہے تو یہ چیزیں جو انسان خود کر رہا ہوتا ہے یہی اصل میں تسبیح ہے جو ان چیزوں کی طرف سے ہو رہی ہوتی ہے۔ ان کو دیکھ کے جب انسان شکرگزاری کرتا ہے تو یہی تسبیح ان چیزوں کی طرف سے بھی ہو رہی ہے۔ حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں اور کتنے ہیں جو اس پر عمل کرتے ہیں۔ وہ رات دن کھاتے اور پیتے ہیں۔ پہاڑوں پر سے گزرتے ہیں، دریاؤں کو دیکھتے ہیں، سبزہ زاروں کا مشاہدہ کرتے ہیں، درختوں اور کھیتوں کو لہلہاتے ہوئے دیکھتے ہیں، پرندوں کو چہچہاتے ہوئے سنتے ہیں، مگر ان کے دلوں پر کیا اثر ہوتا ہے۔ کیا ان کے دلوں میں بھی ان چیزوں کے مقابلے میں تسبیح پیدا ہوتی ہے۔ اگر نہیں پیدا ہوتی تو اس کا مطلب یہ ہے کہ انہوں نے ان چیزوں کی تسبیح کو نہیں سنا۔ مگر تم کہو گے کہ ہمارے کانوں میں تسبیح کی آواز نہیں آتی۔ میں اس کے لئے تمہیں بتاتا ہوں کہ کئی آوازیں کان سے نہیں بلکہ اندر سے آتی ہیں۔

(ماخوذ از خطبہ جمعہ فرمودہ 22 فروری 1935ء)

پس ہر شکرگزاری جو ہے جب وہ انسان کسی چیز کی کرتا ہے یا اللہ تعالیٰ کی قدرت کو دیکھتا ہے تو سبحان اللہ پڑھتا ہے تو انسان کی جو تسبیح ہے وہ اصل میں ان چیزوں کی جو تسبیح ہے اس کا اظہار انسان کے منہ سے ہو رہا ہوتا ہے۔ اس نکتے کو سمجھنے کی ضرورت ہے۔ پس تسبیح کے اس انداز کو بھی ہمیں اپنانے کی کوشش کرنی چاہئے بلکہ تقویٰ تو یہی ہے کہ اس قسم کی تسبیح ہمارا معمول بن جائے۔

اس زمانے میں اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود کو (دین) پر حملہ کرنے والوں کے منہ بند کرنے کے لئے اور (دین) کی خوبصورتی ظاہر کرنے کے لئے بھیجا ہے۔ اس تعلق میں بھی ایک واقعہ کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ حضرت مسیح موعود (بیت) میں بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک عیسائی آیا اور اس نے کہا کہ آپ تو کہتے ہیں کہ قرآن کریم کی زبان اُمّ الالسنہ ہے حالانکہ میکس مولر (Max Muller) وغیرہ نے لکھا ہے کہ جو زبان اُمّ الالسنہ ہوتی ہے وہ مختصر ہوتی ہے۔ پھر آہستہ آہستہ لوگ اس کو پھیلا دیتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود نے فرمایا۔ ہم تو میکس مولر کے اس فارمولے کو نہیں مانتے کہ ام الالسنہ مختصر ہوتی ہے مگر چلو بحث کو چھوٹا کرنے کے لئے ہم اس فارمولے کو مان لیتے ہیں۔ (بحث ختم کرنے کے لئے ہم اس فارمولے کو مان لیتے ہیں) اور عربی زبان کو دیکھتے ہیں کہ آیا وہ اس معیار پر پوری اترتی ہے یا نہیں۔ اس شخص نے یہ بھی کہا تھا کہ انگریزی زبان عربی زبان کے مقابلے میں نہایت اعلیٰ ہے۔ حضرت مسیح موعود انگریزی نہیں جانتے تھے لیکن آپ نے فرمایا اچھا آپ بتائیں کہ انگریزی میں "میرے پانی" کو کیا کہتے ہیں۔ اس نے کہا مائی واٹر (my water) آپ نے فرمایا عربی میں تو صرف مَائِیْ کہنے سے ہی یہ مفہوم ادا ہو جاتا ہے۔ اب آپ بتائیں کہ مائی واٹر (my water) زیادہ مختصر ہے یا مَـائِیْ۔ اب اگرچہ حضرت مسیح موعود انگریزی نہیں جانتے تھے لیکن خدا تعالیٰ نے آپ کی زبان پر ایسے الفاظ جاری کر دیئے کہ معترض آپ ہی پھنس گیا اور وہ سخت شرمندہ اور لاجواب ہو گیا اور کہنے لگا کہ پھر تو عربی زبان ہی مختصر ہوئی۔ یہی حال قرآن کریم کا ہے۔ اللہ تعالیٰ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے وعدہ کرتا ہے کہ وہ آپ کو دشمنوں کے حملوں سے بچائے گا یعنی ہمیشہ ایسے لوگ پیدا کرتا رہے گا جو قرآن کریم کو پڑھنے والے ہوں گے۔ اس سے سچا عشق رکھتے ہوں گے اور اس کی تفسیر کرنے والے ہوں گے۔ وہ دشمنوں کو ان کے حملوں کا ایسا جواب دیں گے کہ ان کا منہ بند ہو جائے گا۔ دوسرے اس نے قرآن کریم کے اندر ایسا مادہ رکھ دیا ہے کہ معترض جو بھی

اعتراض کریں اس کا جواب اس کے اندر موجود ہوتا ہے۔

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ سرسید احمد خاں نے بھی اپنے زمانے میں عیسائیوں کے اعتراضات کے جواب دیئے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود کو کھڑا کر دیا جنہوں نے اتنے لمبے عرصے تک دشمن کا مقابلہ کیا کہ آپ کی وفات پر دشمنوں نے بھی اس بات کا اعتراف کیا کہ آپ نے (دین) کا دفاع ایسے شاندار رنگ میں کیا ہے کہ آپ سے پہلے کسی ...... عالم نے اس طرح ...... کا دفاع نہیں کیا۔ یہ وَاللّٰہُ یَعْصِمُکَ مِنَ النَّاسِ (المائدۃ:68) کا ہی کرشمہ تھا۔ اللہ تعالیٰ کا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے وعدہ تھا کہ اس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بہر حال بچانا ہے۔ جب دشمن نے تلوار سے حملہ کیا تو اس نے اس کی تلوار کو کند کر دیا۔ (دشمن کی تلواریں ٹوٹ گئیں۔) اور جب اس نے تاریخ سے حملہ کیا تو خدا تعالیٰ نے ایسے مسلمان کھڑے کر دیئے جنہوں نے تاریخی کتب کی چھان بین کر کے دشمن کے اعتراضات کو ردّ کر دیا اور خود مخالفین کے بزرگوں کی کتابیں کھول کر بتایا کہ وہ جو اعتراضات (دین) پر کر رہے ہیں وہ ان کے اپنے مذہب پر بھی پڑتے ہیں اور جو حصہ قرآن کریم اور احادیث سے تعلق رکھتا تھا اسے حضرت مسیح موعود نے صاف کر دیا۔"

(ماخوذ از الفضل 22 نومبر 1956ء صفحہ 2-4 جلد 45/10 نمبر 274)

پس آج بھی جو لوگ (دین) پر اعتراض کرتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود کا علم کلام جو ہے اسی سے ہم ان کا منہ بند کر سکتے ہیں۔ اس لئے اس طرف ہمیں توجہ دینی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ اپنے دین کی تائید میں خود ہی نشانات بھی دکھاتا ہے اور دلائل بھی بتاتا ہے۔ بعض لوگ جو علمی ذوق رکھتے ہیں ان کے سینے بھی مزید کھولتا ہے۔ لیکن بعض لوگ ایسے بھی ہوتے ہیں جو کم علمی کے باوجود عالم بننے کے شوق میں غیر ضروری باتیں کر جاتے ہیں اور جن سے بعض دفعہ مشکلات پیدا ہوتی ہیں بلکہ مخالفین کو استہزاء کا موقع ملتا ہے۔ ایسے ہی ایک واقعہ کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ لوگ نئے نئے مسائل مذہب میں داخل کر رہے ہیں اور انہیں یہ بھی محسوس نہیں ہوتا کہ یہ کتنی شرم کی بات ہے۔ حضرت مسیح موعود کے زمانے میں ایک دوست تھے وہ بٹالہ کے رہنے والے تھے۔ بعد میں تو نہایت مخلص احمدی ہوئے۔ حضرت مسیح موعود نے یہ مسئلہ بیان کیا تھا (پہلے بھی ذکر ہو چکا ہے) کہ عربی زبان جو ہے وہ اُمّ الالسنہ ہے یعنی سب زبانیں اسی سے نکلی ہیں۔ تو یہ صاحب جو تھے انہوں نے اس مسئلے کو لے لیا اور اسی کام میں مشغول ہو گئے کہ ہم ہر لفظ کا عربی زبان سے نکلا ہوا ثابت کریں۔ (لیکن زیادہ علم نہیں تھا۔ عربی کی زیادہ شدھ بدھ نہیں تھی تو وہ اسی کوشش میں لگ گئے۔) حضرت مسیح موعود تو لغت کے واقف تھے۔ صرف و نحو کے واقف تھے۔ زبان کے واقف تھے۔ آپ جو مسئلہ نکالتے تھے علم کی بناء پر نکالتے تھے۔ جب آپ نے یہ کہا کہ سب کچھ قرآن کریم میں موجود ہے تو اس سے آپ کی یہ مراد تو نہیں تھی کہ قرآن کریم میں یہ بھی لکھا ہوا ہے کہ بڑھئی کا کام کس طرح کیا جائے یا اس میں یہ بھی ذکر آتا ہے کہ کھیتی باڑی کے کیا اصول ہیں۔ سب کچھ سے مراد یہ تھا کہ تمام ضروریات دینیہ قرآن کریم میں موجود ہیں۔ لیکن ان صاحب نے خیال کر لیا کہ سب کچھ قرآن کریم میں موجود ہے۔ چنانچہ جب بہت زیادہ شور مچانے لگ گئے۔ ہر جگہ ہر طبقے میں بیٹھ کے یہ باتیں کرنے لگ گئے کہ سب کچھ قرآن کریم میں موجود ہے تو کسی سر پھرے نے یہ کہہ دیا کہ آلو اور مرچوں کا قرآن کریم میں کہیں ذکر نہیں۔ اب انہوں نے بھی اپنی دلیل تو دینی تھی۔ کہنے لگے کہ اَللُّؤْلُؤُ وَالْمَرْجَانِ۔ (اس کے معنی اصل میں تو موتی اور مونگے کے ہیں) اس کا مطلب آلو اور مرچیں ہی ہیں۔ پس (حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ) ایک طرف تو اتنا اندھیر ہے کہ بعض کے نزدیک خدا تعالیٰ کے قول کی طرح فقہاء کا قول بھی نہیں بدلتا۔ (بعض لوگ فقہاء کے قول کو بہت ترجیح دیتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ جو ایک فیصلہ ہو گیا، کسی فقیہ نے فیصلہ کر دیا وہ آخری فیصلہ ہے اور اس کو بدلا نہیں جا سکتا) اور دوسری طرف لوگ تغیر و تبدل کرتے رہتے ہیں اور اندھیر مچا دیتے ہیں۔ (ماخوذ از خطبہ جمعہ فرمودہ 31-اکتوبر 1952ء)

اس سے مجھے یاد آ گیا، فیصل آباد میں ایک دفعہ جب چوہتر (1974ء) کے فسادات ہو رہے تھے تو ایک مولوی صاحب تقریر کر رہے تھے اور قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَد کی تشریح فرما رہے تھے کہ قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَد قرآن کریم میں لکھا ہوا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ احمدی کافر ہیں۔ اس سے انہوں نے یہ استدلال کر لیا۔ بہر حال حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ ایسے لوگ جو ہیں دونوں طرف افراط و تفریط کرتے ہیں۔ کوئی اصول اور قاعدہ نہیں ہوتا۔ حالانکہ اصل طریق وسطی ہے۔ انسان کو تغیر قبول کرنے کے لئے تیار رہنا چاہئے لیکن تغیر پیدا کرنا خدا تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے اور وہ جب چاہتا ہے تغیر پیدا کرتا ہے اور جب وہ تغیر پیدا کرنا چاہتا ہے تو پھر دنیا اسے تغیر سے روک نہیں سکتی۔......

پس وہ لوگ جو بعض دفعہ بعض خوابوں کی وجہ سے غلط فہمی میں مبتلا ہو جاتے ہیں اور بڑے بڑے دعوے کرنے لگ جاتے ہیں وہ اصل میں شیطان کے زیر اثر ہوتے ہیں۔ خدا تعالیٰ تو جب کسی کو کچھ دیتا ہے تو اس کی چمک بھی دکھاتا ہے۔ اپنی تائیدات کا اظہار بھی کرتا ہے۔ نشانات ظاہر ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی فعلی شہادت اس کے ساتھ کام کر رہی ہوتی ہے۔ یہی ہم نے حضرت مسیح موعود کے ساتھ دیکھا اور یہی آپ کی پیشگوئی در بارہ مصلح موعود جو تھی اسے خلیفۃ المسیح الثانی کے حق میں پورے ہوتے دیکھا اور یہی خلافت احمدیہ کے قیام کی جو خوشخبری آپ نے دی تھی اس میں اللہ تعالیٰ کی فعلی شہادت سے اس کو ہم نے پورا ہوتے دیکھا۔ اللہ تعالیٰ ہر احمدی کے ایمان و ایقان میں ترقی عطا فرمائے اور وہ ان باتوں کو سمجھنے والا ہو۔

نماز کے بعد میں ایک جنازہ بھی پڑھاؤں گا جو مکرمہ صاحبزادی امۃ الباری صاحبہ کا ہے۔ 31-اگست اور یکم ستمبر 2015ء کی درمیانی رات کو 87 سال کی عمر میں ان کی وفات ہوئی (-)۔ مکرمہ امۃ الباری بیگم صاحبہ حضرت مسیح موعود کی پوتی، حضرت مرزا شریف احمد صاحب کی بیٹی اور حضرت نواب محمد علی خان صاحب کی نواسی تھیں اور سیدۃ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ اور نواب عبداللہ خان صاحب کی بہو تھیں۔ ان کے میاں مکرم عباس احمد خان صاحب مرحوم تھے اور وہ میری پھوپھی بھی تھیں۔ 17-اکتوبر 1928ء کو قادیان میں ان کی پیدائش ہوئی تھی۔ 29 دسمبر 1944ء کو جب میاں عباس احمد خان صاحب کے ساتھ ان کا نکاح ہوا تو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے جمعہ کے دن جمعہ کا خطبہ شروع کرنے سے پہلے چند نکاحوں کا اعلان کیا۔ آپ نے فرمایا کہ چند نکاحوں کا اعلان کرنا چاہتا ہوں اور میں یہ بات کئی دفعہ ظاہر کر چکا ہوں کہ کچھ عرصے تک میں ایسے لوگوں کے نکاح پڑھا سکوں گا جو یا تو میرے عزیز ہوں یا ان سے میرے تعلقات عزیزوں کی طرح ہوں مثلاً دین کے لئے وہ زندگی وقف کر چکے ہوں۔ اس کے علاوہ کسی دوسرے کا نکاح اس صورت میں پڑھا سکوں گا جبکہ ایسے موقع پر وہ درخواستیں پیش کی جائیں گی جب ایسے عزیزوں کا نکاح ہو۔ بہر حال آپ نے فرمایا کہ آج میں عزیزم عباس احمد خان کے نکاح کا اعلان کرنا چاہتا ہوں جو میری چھوٹی بہن اور میاں عبداللہ خان صاحب کے لڑکے ہیں اور لڑکی عزیزم میاں شریف احمد صاحب کی ہے۔ گویا لڑکا میرا بھانجا ہے اور لڑکی میری بھتیجی ہے۔ پھر آپ نے مختلف نصائح فرمائیں اور وقف زندگی کا ذکر کیا اور اس میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کا نام لیا کہ اس وقت خاندان کے لڑکوں میں سے جو سب سے زیادہ اس وقف کے لئے پیش کر چکے ہیں ان کا نام لیا کہ آپ ہیں اور اوروں کو بھی توجہ دلائی۔ پھر آپ فرماتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود نے آج سے ساٹھ ستر سال پہلے یہ الہام شائع فرمایا تھا کہ تَرٰی نَسْلًا بَعِیْدًا اور ہم اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس نشان کو ایسے رنگ میں پورا ہوتے دیکھ رہے ہیں کہ روز بروز نشان کی اہمیت اور عظمت بڑھتی چلی جاتی ہے۔ بعض نشان اس قسم کے ہوتے ہیں کہ جس وقت وہ شائع کئے جاتے ہیں تو بڑے ہوتے ہیں اور ان کی عظمت زیادہ ہوتی ہے مگر جوں جوں زمانہ گزرتا جاتا ہے اس نشان کی عظمت میں آہستہ آہستہ کمی ہوتی چلی جاتی ہے۔ لیکن بعض نشان اس قسم کے ہوتے ہیں کہ ابتدا میں چھوٹے ہوتے ہیں مگر زمانے کے ساتھ ساتھ وہ بڑے ہوتے چلے جاتے ہیں۔ جوں جوں زمانہ گزرتا

ہے ان کی عظمت بڑھتی چلی جاتی ہے۔ چنانچہ جس وقت حضرت مسیح موعود کو یہ الہام ہوا کہ تَریٰ نَسْلاً بَعِیْدًا ۔اس وقت حضرت مسیح موعود کے صرف دو بیٹے تھے اس کے بعد اللہ تعالیٰ کے فضل سے آپ کے ہاں کچھ اور بیٹے بیٹیاں پیدا ہوئیں اور پھر خدا تعالیٰ نے ان کو وسیع کیا اور اب ان بیٹوں اور بیٹیوں کی نسلیں الہام الٰہی کے ماتحت شادیاں کررہی ہیں اور تَریٰ نَسْلاً بَعِیْدًا کے نئے نئے ثبوت مہیا کررہی ہیں۔ آپ فرماتے ہیں کہ دنیا میں نسلیں تو پیدا ہوتی رہتی ہیں۔ ایک معترض کہہ سکتا ہے کہ یہ کون سا نشان ہے نسلیں تو دنیا میں اکثر آدمیوں کی چلتی ہیں۔ لیکن سوال یہ ہے کہ کتنے آدمیوں کی نسلیں ہیں جو ان کی طرف منسوب بھی ہوتی ہوں اور منسوب ہونے میں فخر محسوس کرتی ہوں۔ اکثر آدمیوں کی نسلیں ایسی ہوتی ہیں کہ اگر ان سے پوچھا جائے کہ تمہارے پردادا کا کیا نام تھا تو ان کو پتا نہیں ہوتا مگر تَریٰ نَسْلاً بَعِیْدًا کا الہام بتا رہا ہے کہ حضرت مسیح موعود کی نسل آپ کی طرف منسوب ہوتی چلی جائے گی اور لوگ انگلیاں اٹھا اٹھا کر کہیں گے کہ حضرت مسیح موعود کی نسل آپ کی پیشگوئیوں کے ماتحت آپ کی صداقت کا نشان ہے۔ پس تَریٰ نَسْلاً بَعِیْدًا میں صرف یہی پیشگوئی نہیں کہ آپ کی نسل کثرت سے ہوگی بلکہ حضرت مسیح موعود کی عظمت شان کا بھی اس جگہ اس رنگ میں اس پیشگوئی میں ذکر ہے کہ آپ کا مرتبہ اتنا بلند اور آپ کی شان اتنی ارفع ہے۔ آپ کی نسل ایک منٹ کے لئے بھی آپ کی طرف منسوب نہ ہونا برداشت نہیں کرے گی اور آپ کی طرف منسوب ہونے میں ہی ان کی شان اور ان کی عظمت بڑھے گی۔ پس اس پیشگوئی میں خالی اس بات کا ذکر نہیں کہ حضرت مسیح موعود کی اولاد کثرت سے ہوگی بلکہ یہ بھی ذکر ہے کہ روز بروز بڑھے گی اور وہ خواہ کتنے ہی اعلیٰ مقام اور اعلیٰ مرتبے تک جا پہنچے اور خواہ ان کو بادشاہت بھی حاصل ہو جائے پھر بھی وہ اپنے آپ کو حضرت مسیح موعود کی طرف منسوب کرنے میں ہی فخر محسوس کرے گی۔ پس تَریٰ نَسْلاً بَعِیْدًا کے یہی معنی ہیں کہ حضرت مسیح موعود کو خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ تیری نسل تجھے کبھی اپنی آنکھوں سے اوجھل نہیں کرے گی اور تیری نسل کبھی اپنے دادا کو بھلانے کی کوشش نہیں کرے گی۔ حضرت مسیح موعود اس الہام کی تشریح کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ غموں کا ایک دن اور چار شادی۔ جس کے یہ معنی ہیں کہ بیشک آپ کی نسل میں سے بعض لوگ مریں گے بھی جیسا کہ خدا تعالیٰ کی سنت ہے مگر آپ کی نسل کم نہیں ہوگی بلکہ بڑھتی چلی جائے گی۔ اگر ایک مرے گا تو چار پیدا ہوں گے اور جہاں ایک مرے گا اور چار پیدا ہوں گے لازمی بات ہے کہ وہ نسل بڑھتی چلی جائے گی۔

پس حضرت مسیح موعود کی اولاد حضرت مسیح موعود کی عظمت اور آپ کے درجے کی بلندی کا ہمیشہ نشان رہے گی اور ہمیشہ اپنے آپ کو آپ کی طرف منسوب کرنے میں فخر محسوس کرے گی اور جب وہ آپ کی طرف منسوب کرنے میں فخر محسوس کرے گی تو دوسرے لفظوں میں اس کے معنی ہیں کہ وہ اولاد اپنے دادا کی بڑائی اور عظمت کا اقرار کرتی ہے اور دنیا اس اقرار کی عظمت کو تسلیم کرتی ہے۔

(ماخوذ از خطبہ جمعہ فرمودہ 29 دسمبر 1944ء)

یہ تفصیلی ذکر میں نے اس لئے کر دیا کہ یہ بات خاندان حضرت مسیح موعود کے افراد پر بھی بہت بڑی ذمہ داری ڈالتی ہے کہ اپنی اس ذمہ داری کو بھی سمجھیں اور حضرت مسیح موعود کا یہ ارشاد بھی ہمیشہ ہر وقت سامنے رکھیں کہ ہماری طرف منسوب ہو کر پھر ہمیں بدنام نہ کرو۔

(ماخوذ از ملفوظات جلد 7 صفحہ 188)

پس صرف نسل ہونا ہی بڑائی نہیں بلکہ آپ کی تعلیم پر عمل کرنا اور آپ کے ساتھ منسوب ہو کر آپ کی عزت واحترام اور جو مقام ہے اس کو قائم کرنا بھی سب کا فرض ہے۔ اللہ تعالیٰ اس خاندان کو اس کی بھی توفیق عطا فرمائے، ہمیں بھی اس کی توفیق عطا فرمائے۔

جب تقسیم ہند ہوئی ہے، پاکستان بنا ہے اس وقت آپ کو اسی بس میں سفر کرنے کا اعزاز ملا جس میں حضرت اماں جان اور خاندان کی بعض دوسری خواتین سفر کر رہی تھیں اور پھر لاہور پہنچ کر ابتدائی دنوں میں رتن باغ میں ان کا قیام رہا جہاں حضرت مصلح موعود کا قیام تھا۔ اس کے بعد بھی آپ ہمیشہ لاہور ہی رہیں۔ آپ کی بہت بڑی خصوصیت غریب پروری اور مہمان نوازی تھی اور بڑی بے تکلف طبیعت کی مالک تھیں۔ ان کا گھر جو تھا اکثر مہمانوں سے ہر وقت بھرا رہتا تھا۔ کسی بھی قسم کا کوئی مہمان آ جائے چاہے وہ عزیز رشتے دار ہو، کوئی دوست ہو، غیر ہو، غریب ہو، بہترین طریقے سے اس کی مہمان نوازی کیا کرتی تھیں اور یہ ان میں بہت بڑا وصف تھا اور بڑی عزت و احترام سے پیش آیا کرتی تھیں۔ پھر اسی طرح آپ کا حلقہ بڑا وسیع تھا۔ خاندان کے علاوہ بھی لوگوں سے، جماعت کے ہر فرد سے بڑے وسیع تعلقات تھے۔ جن جن سے ان کا واسطہ پڑا وہ ان کا گرویدہ ہو گیا۔ پھر اسی طرح مالیر کوٹلہ کے جو غیر احمدی رشتے دار تھے ان سے بھی آپ نے ہمیشہ تعلق رکھا اور نبھایا۔ بعض تو عارضی مہمان آتے ہیں۔ پھر مستقل مہمان بھی، خاندان کے افراد بھی، نوجوان لڑکے لڑکیاں جب لاہور میں کالج میں، یونیورسٹیوں میں پڑھتے تھے اور اسی طرح بہت سارے دوسرے بھی میں نے دیکھا ہے آپ کے گھر رہتے تھے اور آپ کی مہمان نوازی باقاعدہ ان کے لئے بھی بڑے کھلے دل کے ساتھ چلتی تھی اور یہ نہیں کہ کوئی (خاص) وقت ہے جب بھی پہنچ جاؤ فوری طور پر مہمان نوازی کے لئے تیار ہوتی تھیں۔ اسی طرح حضرت مصلح موعود کی زندگی کے بہت سارے تاریخی واقعات بھی آپ کے علم میں تھے جو آپ اپنے عزیزوں کو سناتی تھیں اور یہ محفوظ ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو کشائش عطا فرمائی تو اس کو آپ نے ہمیشہ غریبوں کی خدمت میں، غریبوں کے لئے استعمال کیا۔ بہت سارے بچوں کی تعلیم کے اخراجات برداشت کئے۔ شادیوں پہ بڑے کھلے دل سے دیا کرتی تھیں۔ اسی طرح اپنے میاں عباس احمد خان صاحب کی وفات کے بعد نظارت تعلیم کی وساطت سے ان کے نام پر ایک مستقل وظیفے کا اجراء آپ نے کیا۔ آپ گر گئی تھیں جس کی وجہ سے ٹانگ میں فریکچر تھا اور اس کی وجہ سے دو تین آپریشن بھی ہوئے۔ کچھ عرصے سے بڑی تکلیف میں تھیں۔ لیکن بڑے صبر اور حوصلے سے برداشت کرتی رہیں اور آخر 31۔اگست کو اور یکم ستمبر کی درمیانی رات دل کا دورہ پڑا اور اپنے خالق حقیقی کے حضور حاضر ہو گئیں (-)۔

چندوں میں بہترین معیاری چندے دینے والی تھیں۔ اپنا حصہ جائیداد، حصہ آمد، حصہ وصیت وغیرہ سارا کچھ اپنی زندگی میں ادا کیا۔ 1958ء سے لے کر 94ء تک ضلع لاہور میں لجنہ کی مختلف حیثیتوں میں آپ کارکن رہیں، سیکرٹری رہیں، خدمت کرتی رہیں۔ ایک زمانے میں لجنہ لاہور کی جنرل سیکرٹری بھی رہی ہیں۔ جیسا کہ میں نے کہا ہے غریبوں سے بڑی ہمدردی کرنے والی، ان کا خیال رکھنے والی تھیں اور جس طرح میں نے ان کو ہر ایک کے خوشی، غم میں اپنا سمجھ کر شریک ہوتے ہوئے دیکھا ہے چاہے وہ غیر ہو، اپنا ہو، کسی اَور کو نہیں دیکھا۔ پھر اگر کسی نے کوئی ایسی بات کی جوان کو پسند آئی یا ان کی کسی طرح کسی رنگ میں بھی خدمت کی ہے تو اس کو اجر دیتی تھیں۔ منیر حافظ آبادی صاحب قادیان کے ہیں، لکھتے ہیں کہ یہ 1989ء کے جوبلی جلسے میں قادیان آئی تھیں تو منیر حافظ آبادی صاحب کو کچھ خدمت کا موقع ملا تو انہیں بھی حضرت مسیح موعود کی پگڑی کے کپڑے کا تبرک دیا۔ اسی طرح اس دفعہ لوگوں نے، افراد جماعت نے دیکھا ہوگا کہ **عالمی بیعت کے وقت میں نے ایک مختلف رنگ کا کوٹ پہنا ہوا تھا۔ یہ سبز نہیں تھا ذرا دوسرے رنگ کا تھا۔ یہ کوٹ بھی مجھے انہوں نے بھجوایا تھا۔ حضرت مسیح موعود کا کوٹ تھا جو حضرت مرزا شریف احمد صاحب کے پاس تھا۔** پھر ان کے حصے میں آیا تو انہوں نے مجھے بھیج دیا کہ یہ میں تمہیں دیتی ہوں۔ پھر یہ ہے کہ خلافت سے تعلق انتہا کا تھا اور بڑا عزت اور احترام کا تعلق تھا۔ ہمیشہ مجھے فون کرتی تھیں۔ اس بات کی بڑی خواہش ظاہر کیا کرتی تھیں کہ بات ہو جائے۔ پھر ہمیشہ ان کو یہ فکر تھی کہ میری اولاد کو بھی اللہ تعالیٰ نیکیوں کی توفیق دے اور آپس میں ایک ہو کے رہیں۔ اللہ کرے کہ ان کی اولاد ہمیشہ ان کی نیکیوں کو بھی جاری رکھنے والی ہو اور آپس میں بھی مل جل کر رہنے والی ہو۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے اور مغفرت کا سلوک فرمائے۔ جیسا کہ میں نے کہا کہ نماز کے بعد میں ان کا جنازہ غائب ادا کروں گا۔

نماز جنازہ حاضر و غائب

مکرم منیر احمد جاوید صاحب پرائیویٹ سیکرٹری لندن تحریر کرتے ہیں۔کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 3۔اکتوبر 2015ء کو بیت الفضل لندن میں قبل نماز عصر درج ذیل افراد کی نماز جنازہ حاضر و غائب پڑھائی۔

نماز جنازہ حاضر

مکرم ملک محمد خان صاحب

مکرم ملک محمد خان صاحب آف مچھ مورخہ 2۔اکتوبر 2015ء کو 94 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔آپ مکرم ملک بہادر خان صاحب آف خوشاب کے فرزند اور حضرت منشی محبوب عالم صاحب آف نیلا گنبد لاہور کے داماد تھے۔آپ نے قادیان سے میٹرک تک تعلیم پائی اور تقسیم ملک سے قبل ملٹری اکاؤنٹس میں ملازمت اختیار کر لی۔ ریٹائرمنٹ کے بعد جماعت احمدیہ راولپنڈی میں چھ سال تک بطور آڈیٹر خدمت کی توفیق پائی۔آپ انتہائی نیک،ملنسار،صوم وصلوٰۃ کے پابند،جماعت کے ساتھ اور خصوصاً خلافت کے ساتھ انتہائی وفا اور محبت کا تعلق رکھنے والے بزرگ انسان تھے۔آپ احمدیت کیلئے بہت غیرت رکھتے تھے اور اپنی ملازمت کے دوران اس کا بھرپور مظاہرہ کیا کرتے تھے۔ مرحوم موصی تھے۔پسماندگان میں ایک بیٹی اور تین بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔آپ مکرم ڈاکٹر حامد احمد صاحب ڈینٹسٹ کے والد تھے۔

نماز جنازہ غائب

مکرم محمد مبائع صاحب

مکرم محمد مبائع صاحب سابق صدر مجلس انصاراللہ گیمبیا مورخہ یکم ستمبر 2015ء کو 76 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔آپ کا تعلق ملک کے دارالحکومت بانجل کے ایک مشہور خاندان سے تھا۔اس شہر کی ایک سڑک کا نام ان کے دادا Tafseer Demba Mbye کے نام پر ہے۔ آپ ریٹائرمنٹ کے بعد رضا کارانہ طور پر وزارت تعلیم کے تحت خدمت کرتے رہے ہیں۔آپ بہت ایماندار، محنتی اور مخلص احمدی تھے۔بہت مہربان،سخی اور دوستانہ طبیعت کے مالک تھے۔آپ نے اپنی ریٹائرمنٹ تک بہت خلوص سے گیمبیا پولیس فورس میں خدمت کی۔آپ گیمبیا کی تین زبانوں میں (Wolof, Mandika, Fula) میں ترجمہ قرآن کریم کی ٹیم کے سربراہ تھے۔یہ ٹیم 1999ء میں بنائی گئی تھی۔ انہوں نے دوسرے ٹیم ممبران کو بھی ٹریننگ دی اور ترجمہ مکمل ہونے تک اس ٹیم کے سربراہ رہے۔ 1997ء کے پُرفتن دور میں سارے ملک میں یہ ممبران جماعت سے رابطہ میں رہے۔ ہر وقت جماعت کی خدمت کیلئے تیار رہتے تھے۔بحیثیت صدر مجلس انصاراللہ بھی بھرپور خدمت کی توفیق پائی۔ غیر احمدی رشتہ داروں کے دباؤ کے باوجود ہمیشہ ثابت قدم رہے اور ہر مقام پر اپنی احمدیت کا کھل کر اظہار کیا۔آخری سالوں میں ان کی بینائی جاتی رہی تھی اور صحت بھی خراب رہتی تھی لیکن پھر بھی نماز جمعہ اپنے پوتے پوتیوں کے ساتھ ٹیکسی لے کر پڑھنے جایا کرتے تھے۔آپ نے 1968ء میں وصیت کی تھی۔آپ کی نماز جنازہ اور تدفین میں بہت سے لوگوں نے شرکت کی۔سینیگال سے بھی لوگ شامل ہوئے۔اس کے علاوہ اعلیٰ حکومتی اراکین اور ڈپٹی گورنر ویسٹ کوسٹ ریجن بھی شامل ہوئے۔آپ نے تین بیویاں، چار بیٹے اور چار بیٹیاں یادگار چھوڑے ہیں۔

مکرم محمد اصغر قمر صاحب

مکرم محمد اصغر قمر صاحب کارکن نظارت امور عامہ ربوہ مورخہ 6 ستمبر 2015ء کو 75 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔آپ مکرم چوہدری محمد رمضان صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کے پوتے تھے۔ آپ اکتوبر 1959ء سے اپریل 1962ء تک نظارت علیاء میں خدمت کرتے رہے اور پھر نومبر 1965ء تک دفتر صدر صدر انجمن احمدیہ میں خدمت بجالاتے رہے۔حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کے مسند خلافت پر متمکن ہونے پر آپ کا تقرر دفتر پرائیویٹ سیکرٹری میں ہوا۔جس کے بعد 1978ء میں کچھ عرصہ نظارت مال آمد میں اور پھر تقریباً دو ماہ نظامت تشخیص جائیداد موصیان میں بھی خدمت کی توفیق پائی۔اس کے بعد 1978ء سے اب تک نظارت امور عامہ شعبہ احتساب میں خدمت کی توفیق پا رہے تھے۔وفات کے روز بھی دفتر میں حاضر ہوئے۔پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ تین بچے یادگار چھوڑے ہیں۔آپ کی سب سے بڑی بیٹی محترمہ امۃ المنان صاحبہ (اہلیہ مکرم محمود احمد شاد صاحب شہید مربی سلسلہ) ہیں۔آپ کے ایک بیٹے مکرم وحید احمد رفیق صاحب جامعہ احمدیہ سینئر سیکشن ربوہ میں استاد کے طور پر خدمت بجالا رہے ہیں۔

مکرمہ نصرت فرزانہ صاحبہ

مکرمہ نصرت فرزانہ صاحبہ اہلیہ مکرم رفاقت احمد صاحب اسلام آباد مورخہ 26 نومبر 2014ء کو 63 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔آپ مکرم فضل الرحمٰن صاحب آف بھیرہ کی بیٹی تھیں۔12 سال سے Hepatitius C کے مرض میں مبتلا تھیں۔ بیماری کے دوران جب بھی افاقہ ہوتا لجنہ کے اجلاس میں شریک ہوتیں۔جماعت کے ساتھ اخلاص اور محبت کا تعلق تھا۔جب تک صحت مند رہیں جماعتی کام سرانجام دیتی رہیں۔آپ کو حلقہ چمن زار کالونی راولپنڈی کی صدر لجنہ کی حیثیت سے خدمت کی توفیق ملی۔آپ مکرم ایم اے لطیف شاہد صاحب اور انجینئر مکرم محمود مجیب اصغر صاحب کی ہمشیرہ تھیں۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنی رضا کی جنتوں میں جگہ دے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر کرنے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔آمین

طالبات کا نمایاں اعزاز

(نصرت جہاں کالج (گرلز) ربوہ)

آغا خان بورڈ کے تحت ہونے والے انٹرمیڈیٹ امتحانات 2015ء میں نصرت جہاں کالج (گرلز) کی درج ذیل طالبات نے پاکستان بھر میں پوزیشن حاصل کرنے کا اعزاز حاصل کیا۔

پری میڈیکل گروپ

پوزیشن	امیدوار	ولدیت
دوسری	سدرہ قریشی	قیصر محمود قریشی

سائنس جنرل گروپ

تیسری	ہما فراز	مشتاق احمد عارف

مضامین میں بہترین رزلٹ

امیدوار	ولدیت	مضمون
زکیہ پروین	محمد مطیع اللہ شاہین	اردو لازمی
درعدن	بشیر احمد	ریاضی

آغا خان یونیورسٹی امتحانی بورڈ انٹرمیڈیٹ سال دوم امتحانات مئی 2015ء مضامین میں بہترین رزلٹ (پنجاب، خیبر پختون خواہ، گلگت بلتستان)

امیدوار	ولدیت	مضمون
ماہرہ طوبیٰ	محمد اشرف عارف	اردو لازمی
فریحہ عفت	ناصر احمد	اسلامیات
حافظ سمرین حنان	عبدالحنان	اسلامیات
فریال چیمہ	عبدالحئی چیمہ	مطالعہ پاکستان
تنزیلہ سمیع	عبدالسمیع خان	مطالعہ پاکستان
ملیحہ شفیق	اکرم شفیق	ریاضی
سدرہ قریشی	قیصر محمود قریشی	طبیعات
سدرہ قریشی	قیصر محمود قریشی	بیالوجی

(پرنسپل نصرت جہاں کالج (گرلز) ربوہ)

ایمبولینس کی فراہمی

ربوہ کے تمام احباب جماعت کو مطلع کیا جاتا ہے کہ جب بھی مریض کو ایمرجنسی کی صورت میں فضل عمر ہسپتال لانا مقصود ہو تو درج ذیل نمبرز پر فوری رابطہ فرمائیں اور متعلقہ کارکن کو ایمبولینس کی فراہمی کی تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

فون نمبرز: 047-6211373,6213909
6213970,6215646
ایمبولینس سٹیشن: EXT 184
استقبالیہ 120

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

قرآن نمائش جرمنی

مکرم عبدالشکور خان صاحب جرمنی تحریر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ جرمنی کو مورخہ 20 جولائی تا 24 جولائی 2015ء Darmstadt میں پہلی بار شہر کے وسط میں واقع ایک قدیم لائبریری میں قرآن نمائش لگانے کی توفیق ملی۔اس شہر کی آبادی ڈیڑھ لاکھ نفوس پر مشتمل ہے۔جس میں مختلف موضوعات پر مبنی 16 قد آور Roll Ups لگائے گئے جن پر قرآن کریم، آنحضرت ﷺ، احمدیت، جہاد، دین حق میں عورت کا مقام، حقوق نسواں اور انسانی حقوق وغیرہ مضامین درج تھے۔اس کے علاوہ جماعت احمدیہ کی طرف سے ہونے والے 65 زبانوں میں قرآن کریم کے تراجم کے نسخے بڑے عمدہ اور منفرد انداز میں نمائش کیلئے رکھے گئے جس کا ذکر ایک کثیر الاشاعت مقامی اخبار نے بھی اپنی اشاعت میں کیا کہ نمائش بہت پروفیشنل طریق پر لگائی گئی ہے۔جس کو ہر آنکھ نے پسند کیا۔

مورخہ 20 جولائی صبح 11 بجے محترم اطہر سہیل صاحب مربی سلسلہ نے دعا کے ساتھ اس نمائش کا افتتاح کیا جس کے بعد مہمانوں کی آمد کا سلسلہ شروع ہوا۔چار روزہ اس نمائش کو مجموعی طور پر 533 احباب و خواتین نے وزٹ کیا اور مختلف موضوعات پر لٹریچر حاصل کیا۔وزٹرز میں طلباء کی کثیر تعداد بھی شامل تھی جنہوں نے ڈیوٹی پر موجود احباب سے سوالات بھی کئے۔اس نمائش کے دوران آنحضرت ﷺ کی سیرت پر مشتمل کتاب محمدؐ اور حضور انور کے عالمی امن کے متعلق خطابات پر مشتمل کتاب World Crisis and Pathway to Peace کو لوگوں نے بہت پسند کیا اور 400 سے زائد کتب اپنے ساتھ لے کر گئے۔اللہ تعالیٰ اس کے نیک نتائج ظاہر فرمائے۔آمین

جرمن و پاکستانی ہومیو پیتھک ادویات
و دیگر سامان رعایتی قیمت پر

سیل بند پوٹینسی	6x/30	200	1000
20 ایم ایل قطرے	30/-	35/-	40/-
30 ایم ایل قطرے	40/-	45/-	50/-
120 ایم ایل قطرے	100/-	110/-	120/-
30 گرام گولیوں میں	30/-	30/-	30/-
100 گرام گولیوں میں	80/-	80/-	80/-

ہومیوپیتھک ادویات وعلاج کیلئے با اعتماد نام
عزیز ہومیوپیتھک کلینک اینڈ سٹور ربوہ
ڈگری کالج روڈ رحمٰن کالونی ☆ راس مارکیٹ نزد ریلوے پھاٹک
0333-9797797 ☆ 0333-9797798
047-6211399 ☆ 047-6212399

نرسنگ ٹریننگ کلاس

طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ ربوہ میں نئی نرسنگ ٹریننگ کلاس کیلئے درخواستیں مطلوب ہیں۔ اس کیلئے کم از کم تعلیمی معیار میٹرک سائنس کے ساتھ فرسٹ ڈویژن یا ایف ایس سی فرسٹ یا سیکنڈ ڈویژن ہے۔ اسناد اور ''ب'' فارم یا شناختی کارڈ کی فوٹو کاپی درخواست کے ساتھ لف کریں۔ عمر کی حد زیادہ سے زیادہ 20 سال ہے۔ خدمت کا جذبہ رکھنے والے احمدی بچے/ بچیاں (خصوصاً واقفین نو) جو درج بالا شرائط پر پورا اترتے ہوں اپنی درخواستیں ایڈمنسٹریٹر طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ کے نام اپنے صدر صاحب / امیر صاحب کی سفارش سے ارسال کریں۔ درخواست پر مکمل ایڈریس بمع رابطہ نمبر لازمی درج کریں۔

طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ میں نئی نرسنگ ٹریننگ کلاس 2016ء میں داخلہ کا درج ذیل شیڈیول کے مطابق ہوگا۔

درخواستیں بھجوانے کی آخری تاریخ مورخہ 31۔اکتوبر 2015ء اور انٹرویو مورخہ 14 نومبر کو صبح 10 بجے ہوگا۔ رزلٹ اور کلاس کے اجرا کا بعد میں بتا دیا جائے گا۔

(ایڈمنسٹریٹر طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ ربوہ)

☆..........☆..........☆

گاڑی برائے فروخت

ایک جیپ ٹیوٹا لینڈ کروزر برائے فروخت ہے۔ ماڈل 1984ء اور آل 1988ء، رجسٹرڈ نمبر LM-101 (لکی مروت)، انجن و ٹائر اور انٹیریئر کنڈیشن بہترین ہے۔ فون نمبرز برائے رابطہ 6214099 / 6212982 دفتر انصاراللہ پاکستان۔

(قائد عمومی مجلس انصاراللہ پاکستان)

ربوہ میں طلوع وغروب 20۔اکتوبر

طلوع فجر	4:53
طلوع آفتاب	6:13
زوال آفتاب	11:53
غروب آفتاب	5:34

ایم ٹی اے کے اہم پروگرام

20۔اکتوبر 2015ء

6:25 am	پیس کانفرنس
9:55 am	لقاء مع العرب
12:05 pm	گلشن وقف نو
2:00 pm	سوال وجواب
4:10 pm	خطبہ جمعہ 16۔اکتوبر 2015ء (سندھی ترجمہ)
9:15 pm	ربوہ کے شب وروز

احمد ٹریولز انٹرنیشنل
گورنمنٹ لائسنس نمبر 2805
یادگار روڈ ربوہ
اندرون و بیرون ہوائی ٹکٹوں کی فراہمی کیلئے رجوع فرمائیں
Tel:6211550 Fax 047-6212980
Mob:0333-6700663
E-mail:ahmadtravel@hotmail.com

وردہ فیبرکس ڈیزائن 2015-16
کھدر ہی کھدر۔ کاٹن ہی کاٹن۔ لیلن ہی لیلن
بوتیک ہی بوتیک اور سردیوں کی تمام نئی ورائٹی
فیکٹری ریٹ پر حاصل کریں۔
Fix Price Shop

Deals in HRC,CRC,EG,P&O,
Sheets &Coil
JK STEEL
Lahore

ملٹی لنکس انٹرنیشنل کارگو کوریئر
یادگار روڈ۔ربوہ
دنیا کے تمام ممالک میں پارسل اور قیمتی دستاویزات
بذریعہ Fedax اور DHL مناسب ریٹس
نعیم احمد شاہد: 0321-7918563,0333-2163419
قمر احمد محمود: 047-6213567,6213767

خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے عمدہ، دلکش اور حسین زیورات کا مرکز
امین جیولرز
دکان: 0476213213
سراج مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ موبائل: 0333-5497411

مجوکہ رئیل اسٹیٹ کنسلٹنٹ اینڈ بلڈرز
اسلام آباد میں جائیداد کی خرید وفروخت کا بااعتماد ادارہ
مینیجنگ ڈائریکٹر احسان الحق مجوکہ: 03455105787
ehsanmajoka1961@gmail.com

امتیاز ٹریولز انٹرنیشنل
بالمقابل ایوان محمود (ربوہ)
گورنمنٹ لائسنس نمبر 4299
اندرون ملک اور بیرون ملک ٹکٹوں کی فراہمی کا ایک بااعتماد ادارہ
TeL:047-6214000,Fax:047-6215000
Mob:0333-6524952
E_mail:imtiaztravels@hotmail.com

ربوہ آئی کلینک
اوقات کار روزانہ صبح 10 تا شام 5 بجے تک
چھٹی بروز جمعۃ المبارک
برائے رابطہ فون نمبر: 047-6211707
047-6214414-0301-7972878

ونٹر سیزن، آکسفورڈ، بونیزا، موڈ اور دیگر برانڈز کی ورائٹی
لاثانی گارمنٹس
لیڈیز جینٹس اینڈ چلڈرن امپورٹڈ اینڈ ایکسپورٹ
کوالٹی گارمنٹس، پینٹ شرٹ، پینٹ کوٹ شیروانی
سکول یونیفارم، لیڈیز شلوار قمیص، ٹراؤزر شرٹ
فضل عمر مارکیٹ بانو بازار ربوہ
047-6215508,0333-9795470

شادی بیاہ کی ویڈیو اور فوٹو گرافی خواتین سے کروائیں
لیڈی مووی میکر فوٹو گرافر
27/4 دار النصر غربی ربوہ
فون 0300-2092879
0333-3532902

ٹاپ برانڈز ڈیزائنرز فور سیزن دستیاب ہیں
انصاف کلاتھ ہاؤس
Men,Women Kids
ریلوے روڈ۔ربوہ فون شوروم: 047-6213961

Study in Europe
Sweden → Without IELTS.
Poland → Annual Tuition fee is only € 2500 To 3500
Holland → Visa is the responsibility of the University.
EC Education Concern
Education Concern ®
67-C, Faisal Town, Lahore,
Tel +92-42-35177124,331-4482511
+92-302-8411770 (Also on Viber)
farrukh@educationconcern.com
www.educationconcern.com
Skype counseling.educon
Student Can Join our IELTS / iTEP classes

خدا کے فضل ورحم کے ساتھ
اک قطرہ اس کے فضل نے دریا بنا دیا
سونے کے زیورات کے جدید اور اعلیٰ منفرد ڈیزائن
گولڈ پیلس جیولرز
بلڈنگ ایم ایف سی اقصیٰ روڈ ربوہ
پروپرائٹر: طارق محمود اظہر 03000660784
047-6215522

عمر اسٹیٹ اینڈ بلڈرز
لاہور میں جائیداد کی خرید وفروخت کا بااعتماد ادارہ
278-H2 مین بلیوارڈ جوہر ٹاؤن لاہور
چیف ایگزیکٹو: چوہدری اکبر علی
0300-9488447
042-35301547,35301548
042-35301549,35301550
E_mail:umerestate786@hotmail.com

FR-10

STUDY IN GERMANY
Bachelor (with Foundation Year) & Master Degree Programmes Available
FREE DEGREE PROGRAMMES
Science / Engineering / Management
Medicine / Economics / Humanities
Get 18 Months Job Search Time After Masters
Degree & Even Work Allowed During Studies
APPLY NOW (Requirement)
• Intermediate with above 60%
• A-Level Students
• Bachelor Students with min 70%
• Students awaiting result can also apply
Consultancy + Admission Assistance + Documentation
Even after reaching Germany, pick up service from Airport till University
Please contact your ErfolgTeam in Germany
Office Tel: 0049 7940 5035030 (Monday-Friday), Fax: 0049 7940 5035031
Web: www.erfolgteam.com , E-mail: info@erfolgteam.com